احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

جمعہ 25 اپریل 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 25 اپریل 2003ء 22 صفر 1424 ہجری-25 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 91

نعماء جنت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کیلئے جو کچھ تیار کیا ہے وہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ السجدہ- لاتعلم نفس حدیث نمبر 4406)

قدرت ثانیہ کے مظہر چہارم، کروڑوں دلوں کی دھڑکن، عالمگیر شہرت کے حامل خلیفہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو اسلام آباد لندن میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی

ہزاروں احمدیوں نے جنازہ پڑھا۔ دنیا بھر میں یہ کارروائی Live نشر کی گئی

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مورخہ 19 اپریل 2003ء بروز ہفتہ لندن میں 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ مورخہ 23 اپریل 2003ء بروز بدھ بعد نماز ظہر و عصر آپ کے جسد اطہر کو اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، جسد اطہر کو کندھا دیا اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ نماز جنازہ میں دنیا بھر سے احمدیت کے پروانے اسلام آباد ٹلفورڈ میں جمع ہوئے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ تمام کارروائی دنیا بھر میں براہ راست نشر کی گئی۔

آخری دیدار

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے روز ہی آپ کا جسد اطہر دیدار کے لئے بیت الفضل لندن کے احاطے میں رکھ دیا گیا تھا۔ یہ سلسلہ اگلے دو روز تک جاری رہا۔ محمود ہال میں قطار اندر قطار دنیا بھر کے احمدی مرد و زن دیدار کے لئے حاضر ہوئے۔ ایم ٹی اے کی بدولت دیدار کے یہ مناظر پوری دنیا میں دیکھے گئے اور دنیا کے کناروں تک پھیلے ہوئے احمدیوں نے اپنے جدا ہونے والے محبوب امام کا آخری دیدار کیا۔

بیت الفضل لنڈن سے

اسلام آباد روانگی

مورخہ 23 اپریل 2003ء بروز بدھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جسد مبارک کو ایک قافلے کی صورت میں بیت الفضل لندن سے اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) لے جایا گیا۔ روانگی اور اسلام آباد آمد کے فضائی اور زمینی مناظر ایم ٹی اے پر نشر کئے گئے۔ اس مقدس قافلے کے ساتھ ساتھ ایک پولیس سکواڈ بھی تھا۔ اسلام آباد میں جسد اطہر کو ایک چھوٹی مارکی جو بڑی مارکی سے ملحق تھی میں رکھا گیا۔

جنازہ کی ادائیگی

جنازے کا وقت لندن وقت کے مطابق نماز ظہر و عصر کی ادائیگی یعنی 1:30 بجے کے بعد رکھا گیا تھا لیکن اسلام آباد کی طرف کثیر تعداد کی آمد کی وجہ سے اس وقت دو میل لمبی ٹریفک لائن لگی ہوئی تھی۔ ان احباب کی شمولیت کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز ظہر و عصر کا وقت اڑھائی بجے کر دیا۔

نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے پڑھائیں جس کے بعد آپ نے احباب سے خطاب فرمایا (خطاب کا متن بعد میں شائع کیا جائے گا) خطاب کے بعد اجتماعی عالمی بیعت کی سعادت احباب نے حاصل کی جس کے بعد حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا جنازہ پڑھایا۔

تدفین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے جسد اطہر کو مسلسل کندھا دیا اور پھر تدفین کی پوری کارروائی کے دوران قبر کے پاس موجود رہے۔ سب سے پہلے آپ نے قبر میں مٹی ڈالی اور پھر دوسرے احباب کو موقع دیا گیا۔ لندن وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے سہ پہر اور پاکستانی وقت کے مطابق 8:30 بجے رات قبر تیار ہونے پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا سے پہلے قبر پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نام کی تختی بھی حضور انور نے نصب فرمائی۔

انتظامات پر ایک نظر

اسلام آباد میں لوگوں کی آمد کے پیش نظر وہاں ادائیگی نماز و جنازہ کے لئے بڑی بڑی مارکیاں نصب کی گئی تھیں۔ اسی طرح احباب کے لئے طعام کا بھی انتظام تھا۔ مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن احباب کی آگاہی کے لئے اعلانات کرتے رہے۔ ایک کثیر تعداد کو مارکیوں میں جگہ نہیں ملی اور انہوں نے باہر نماز جنازہ ادا کی۔ ہزاروں کی تعداد میں غمزدہ عالمگیر مجمع نے اپنے روایتی نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا اور تنظیم و اتحاد کی نظیر قائم کی۔

ایم ٹی اے پر جنازہ کی کارروائی براہ راست دنیا بھر میں نشر کی گئی اور کارروائی پر رواں کمنٹری اردو، انگریزی، عربی اور جرمن زبان میں بھی باری باری نشر ہوتی رہی۔ مذہبی دنیا میں ایسے عالمگیر جنازہ کا منظر جو دنیا بھر میں لائیو نشر کیا گیا چشم فلک نے ایسا نظارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مطمئن روح پر اپنی ہزاروں ہزار برکتیں نازل فرمائے۔ آپ کی روح کو اپنے روحانی آقا کا قرب عطا کرے۔ آپ کے عظیم الشان روحانی منصوبوں کے فیض کو جاری رکھے اور ہمیں آنے والے امام کا استقبال مکمل اطاعت، وفا اور دعاؤں کے ساتھ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قدرت ثانیہ کے دور خامس کا مبارک آغاز

تقدیر ربانی کے چمکتے ہوئے نشانوں کا غیر معمولی اجتماع

سنو اب وقت توحید اتم ہے ستم اب مائل ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی فسبحان الذی اخزی الاعادی

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عصر حاضر کے امام موعود سیدنا مسیح موعود نے ''الوصیت'' صفحہ 6-7 میں قدرت ثانیہ کی نسبت یہ مہتم بالشان بشارت دی کہ:۔

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔''

حضرت مصلح موعود نے 8 ستمبر 1950ء کو وکٹوریہ روڈ میگزین لین کراچی میں نئی تعمیر شدہ بیت میں پہلا خطبہ جمعہ دیتے ہوئے نہایت پرشوکت انداز میں اس بشارت پر روشنی ڈالی چنانچہ فرمایا:۔

''حضرت مسیح موعود...... نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی۔ اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا۔ اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی۔ اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی۔ اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی۔ اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کیلئے اس نے حضرت مسیح موعود...... کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ دین جب خطرہ میں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود ان میں سے ایک فرد تھے۔ اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجال' کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں۔ جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے کھڑے ہوں۔

(الفضل 8 ستمبر 1950ء صفحہ 6 کالم 4)

اس روح پرور خطاب کے صرف چند روز بعد ہمارے امام عالی مقام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کی 15 ستمبر 1950ء کو ولادت ہوئی (قلمی نوٹ بک مرتبہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح صفحہ 9 غیر مطبوعہ) اور چونکہ آپ کا مبارک ومقدس وجود رجال ''من فارس کا درخشندہ ثبوت و برھان بننے والا تھا اس لئے آپ کا اسم گرامی مسرور احمد رکھا گیا جو حضرت مسیح موعود کا الہامی نام ہے چنانچہ دسمبر 1907ء کو الہام ہوا۔

''میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔

انی معک یا مسرور (یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں) آگے جو عربی کی الہامی عبارتیں ہیں اس میں یہ وعدہ بھی جناب الٰہی نے دیا کہ عنقریب ان کو آفاق میں بھی نشانات دکھلائیں گے۔''

(بدر 19 دسمبر 1907ء صفحہ 4-5 والحکم 24 دسمبر 1907ء صفحہ 4 تذکرہ طبع چہارم صفحہ 744)

اس ضمن میں اللہ جلشانہ کی زبردست تقدیر جس رنگ میں کارفرما ہونی مقدر تھی اس کا ذکر بھی 1903ء کے الہامات میں 21۔اپریل کے الہام میں ملتا ہے (یاد رہے 21 اپریل 2003ء ہی کو مولانا عطاء المجیب راشد صاحب سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت لندن کی طرف سے 22 اپریل کو اس کے انعقاد کا اعلان نہ صرف ایم ٹی اے پر بار بار نشر ہوا بلکہ الفضل ربوہ میں بھی شامل اشاعت ہوا) بہرکیف 21 اپریل 1903ء کا الہام حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے الحکم 24 اپریل 1903ء صفحہ 12 پر ایک صدی قبل شائع شدہ ہے کہ

''یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں''

ازاں بعد اپریل 1903ء کے تیسرے عشرہ میں متعدد الہامات ہوئے جن میں مستقبل کے جلالی اور جمالی تغیرات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد 30۔اپریل کو یہ عالمگیر اور پرمسرت خبر دی گئی کہ

''اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے''

(البدر 8 مئی 1903ء صفحہ 122 تذکرہ صفحہ 471)

اس نئے انقلاب آفریں اور تاریخ ساز دور کی عالمگیر عظمت کا پہلا نمونہ حضور کی عالمی سطح پر بیعت اور عالمی سطح پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا بھر میں اس کی منادی کی صورت میں جناب الٰہی کی طرف سے دکھلایا جارہا ہے جس کی کوئی نظیر قبل ازیں قدرت ثانیہ کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

آخر میں مجھے یہ بتلانا لازم ہے کہ رسالہ ''الوصیت'' قدرت ثانیہ کے نظام آسمانی کے دائمی چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے جسے ہمیں ہمیشہ زیر مطالعہ رکھنا ازبس ضروری ہے۔ اس تاریخی رسالہ کے دو روح پرور اور ولولہ انگیز اقتباسات درج ذیل ہیں پہلے اقتباس میں قدرت ثانیہ کے آفاقی نظام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور دوسرے میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو نہ صرف ان کی بنیادی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے بلکہ ان کیلئے عالمگیر غلبہ کی عدیم المثال پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا:۔

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔'' (صفحہ:6)

نیز فرمایا:۔

''دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف واحسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔''

(الوصیت صفحہ 8-9)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تبرکات

آپ کا وجود احمدی مستورات کے لئے محبت و شفقت کا ایک بلند مینار تھا

حضرت اماں جان کے اعلیٰ اخلاق اور نیکی و تقویٰ

یہ آپ کے اخلاق فاضلہ کا نتیجہ تھا کہ احمدی خواتین آپ پر جان چھڑکتی تھیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

حضرت اماں جان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کی شادی 1884ء میں ہوئی تھی۔ اور یہی وہ سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ مجددیت کا اعلان فرمایا تھا۔ اور پھر سارے زمانہ ماموریت میں حضرت اماں جان مرحومہ حضرت مسیح موعود کی رفیقہ حیات رہیں۔ اور حضرت مسیح موعود انہیں انتہا درجہ محبت اور انتہا درجہ شفقت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور ان کی بے حد دلداری فرماتے تھے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کو یہ زبردست احساس تھا کہ یہ شادی خدا کے خاص منشاء کے ماتحت ہوئی ہے۔ اور یہ کہ حضور کی زندگی کے مبارک دور کے ساتھ حضرت اماں جان کو مخصوص نسبت ہے۔ چنانچہ بعض اوقات حضرت اماں جان محبت اور ناز کے انداز میں حضرت مسیح موعود سے کہا کرتی تھیں۔ کہ میرے آنے کے ساتھ ہی آپ کی زندگی میں برکتوں کا دور شروع ہوا ہے۔ جس پر حضرت مسیح موعود ہنس کر فرماتے تھے۔ کہ "ہاں یہ ٹھیک ہے"۔

ذوق عبادت

حضرت اماں جان کے اخلاق فاضلہ اور آپ کی نیکی اور تقویٰ کو مختصر الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ مگر اس جگہ میں صرف اشارہ کے طور پر نمونۃً چار باتوں کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔ آپ کی نیکی اور دینداری کا مقدم ترین پہلو نماز اور نوافل میں شغف تھا۔ پانچ فرض نمازوں کا تو کیا کہنا ہے۔ حضرت اماں جان نماز تہجد اور نماز ضحیٰ کی بھی بے حد پابند تھیں۔ اور انہیں اس ذوق و شوق سے ادا کرتی تھیں کہ دیکھنے والوں کے دل میں بھی ایک خاص کیفیت پیدا ہونے لگتی تھی بلکہ ان نوافل کے علاوہ بھی جب موقعہ ملتا نماز میں دل کا سکون حاصل کرتی تھیں۔ میں پوری بصیرت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کا یہ پیارا قول کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ (یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے) حضرت اماں جان کو بھی اپنے آقا سے ورثے میں ملا تھا۔ پھر دعا میں بھی حضرت اماں جان کو بے حد شغف تھا۔ اپنی اولاد اور ساری جماعت کے لئے جسے وہ اولاد کی طرح سمجھتی تھیں۔ بڑے درد و سوز کے ساتھ دعا کیا کرتی تھیں اور احمدیت کی ترقی کے لئے ان کے دل میں غیر معمولی تڑپ تھی۔ اپنی ذاتی دعاؤں میں جو کلمہ ان کی زبان پر سب سے زیادہ آتا تھا وہ یہ مسنون دعا تھی کہ:

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

"یعنی اے میرے زندہ خدا اور اے میرے زندگی بخشنے والے آقا میں تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتی ہوں۔"

یہ وہی جذبہ ہے۔ جس کے ماتحت حضرت مسیح موعود نے یہ شعر فرمایا ہے کہ:۔

تری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر
مری جاں ترے فضلوں کی پناہ گیر

صدقہ وخیرات

صدقہ وخیرات اور غریبوں کی امداد بھی حضرت اماں جان کا نمایاں خلق تھا۔ اور اس میں وہ خاص لذت پاتی تھیں اور اس کثرت کے ساتھ غریبوں کی امداد کرتی تھیں۔ کہ یہ کثرت بہت کم لوگوں میں دیکھی گئی ہے جو شخص بھی ان کے پاس اپنی مصیبت کا ذکر لے کر آتا تھا۔ حضرت اماں جان مقدور سے بڑھ کر اس کی امداد فرماتی تھیں۔ اور کئی دفعہ ایسے خفیہ رنگ میں امداد کرتی تھیں۔ کہ کسی اور کو پتہ تک نہیں چلتا تھا۔ اسی ذیل میں ان کا یہ بھی طریق تھا کہ بعض اوقات یتیم بچوں اور بچیوں کو اپنے مکان پر بلا کر کھانا کھلاتی تھیں۔ اور بعض اوقات ان کے گھروں پر بھی کھانا بھجوا دیتی تھیں۔ ایک دفعہ ایک واقف کار شخص سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو کسی ایسے شخص کا علم ہے جو قرض کی وجہ سے قید بھگت رہا ہو۔ (اوائل زمانے میں ایسے Civil سول قیدی بھی ہوا کرتے تھے۔) اور جب اس نے لاعلمی کا اظہار کیا تو فرمایا کہ تلاش کرنا میں اس کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ تا قرآن مجید کے اس حکم پر عمل کرسکوں۔ کہ معذور قیدیوں کی مدد بھی کار ثواب ہے۔ قرض مانگنے والوں کو فراخ دلی کے ساتھ قرض بھی دیتی تھیں۔ مگر یہ دیکھ لیتی تھیں کہ قرض مانگنے والا کوئی ایسا شخص تو نہیں جو عادی طور پر قرض مانگا کرتا ہے۔ اور پھر قرض کی رقم واپس نہیں کیا کرتا۔ ایسے شخص کو قرض دینے سے پرہیز کرتی تھیں۔ تاکہ اس کی یہ بری عادت ترقی نہ کرے۔ مگر ایسے شخص کو بھی حسب گنجائش امداد دے دیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ میرے سامنے ایک عورت نے ان سے قرض مانگا اس وقت اتفاق سے حضرت اماں جان کے پاس اس قرض کی گنجائش نہیں تھی۔ مجھ سے فرمانے لگیں۔ "میاں (وہ اپنے بچوں کو اکثر میاں کہہ کر پکارتی تھیں) تمہارے پاس اتنی رقم ہو۔ تو اسے قرض دے دو۔ یہ عورت لین دین میں صاف ہے۔"

چنانچہ میں نے مطلوبہ رقم دے دی۔ اور پھر اس غریب عورت نے عین وقت پر اپنا قرضہ واپس کر دیا۔ جو آج کل کے اکثر نوجوانوں کیلئے قابل تقلید نمونہ ہے۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی بھی حضرت اماں جان کے اخلاق کا طرۂ امتیاز تھا اپنے عزیزوں اور دوسرے لوگوں کو اکثر کھانے پر بلاتی رہتی تھیں۔ اور اگر گھر میں کوئی خاص چیز پکتی تھیں۔ تو ان کے گھروں میں بھی بھجوا دیتی تھیں۔ خاکسار راقم الحروف کو علیحدہ گھر ہونے کے باوجود حضرت اماں جان نے اتنی دفعہ اپنے گھر سے کھانا بھجوایا ہے کہ اس کا شمار ناممکن ہے۔ اور اگر کوئی عزیز یا کوئی دوسری خاتون کھانے کے وقت حضرت اماں جان کے گھر میں جاتی تھیں۔ تو حضرت اماں جان کا اصرار ہوتا تھا کہ کھانا کھا کر واپس جاؤ۔ چنانچہ اکثر اوقات زبردستی روک لیتی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مہمان نوازی ان کی روح کی غذا ہے۔ عیدوں کے دن حضرت اماں جان کا دستور تھا کہ اپنے سارے خاندان کو اپنے پاس کھانے کی دعوت دیتی تھیں اور ایسے موقعوں پر کھانا پکوانے اور کھانا کھلانے کی بذات خود نگرانی فرماتی تھیں اور اس بات کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ فلاں عزیز کو کیا چیز مرغوب ہے اور اس صورت میں حتی الوسع وہ چیز ضرور پکواتی تھیں۔ جب آخری عمر میں زیادہ کمزور ہو گئے تو مجھے ایک دن حسرت کے ساتھ فرمایا کہ اب مجھ میں ایسے اہتمام کی طاقت نہیں رہی میرا دل چاہتا ہے کہ کوئی مجھ سے رقم لے لے اور کھانے کا انتظام کر دے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل جب کہ حضرت اماں جان بے حد کمزور ہو چکی تھیں اور کافی بیمار تھیں مجھے ہماری بڑی ممانی صاحبہ نے جو ان دنوں میں حضرت اماں جان کے پاس ان کی عیادت کے لئے ٹھہری ہوئی تھیں فرمایا کہ آج آپ یہاں روزہ کھولیں۔ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ اپنی طرف سے حضرت اماں جان کی خوشی اور ان کا دل بہلانے کے لئے ایسا کہہ رہی ہیں۔ چنانچہ میں وقت پر وہاں چلا گیا تو دیکھا کہ بڑے اہتمام سے افطاری کا سامان تیار کر کے رکھا گیا ہے۔ اس وقت ممانی صاحبہ نے بتایا کہ میں نے تو اماں جان کی طرف سے ان کے کہنے پر آپ کو کہا تھا۔

محنت کی عادت

حضرت اماں جان میں بے حد محنت کی عادت تھی اور ہر چھوٹے سے چھوٹا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں راحت پاتی تھیں۔ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے بارہا کھانا پکاتے۔ چرخا کاتتے۔ نواڑ بنتے بلکہ بھینسوں کے آگے چارہ تک ڈالتے دیکھا ہے بعض اوقات خود بھنگنوں کے سر پر کھڑے ہو کر صفائی کرواتی تھیں۔ اور ان کے پیچھے لوٹے سے پانی ڈالتی جاتی تھیں۔

عیادت مریض

مریضوں کی عیادت کا یہ عالم تھا۔ کہ جب کبھی کسی احمدی عورت کے متعلق یہ سنتیں کہ وہ بیمار ہے تو بلا امتیاز غریب و امیر خود اس کے مکان پر جا کر عیادت فرماتی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تسلی دیا کرتی تھیں کہ گھبراؤ نہیں خدا کے فضل سے اچھی ہو جاؤ گی۔ ان اخلاق فاضلہ کا یہ نتیجہ تھا کہ احمدی عورتیں اماں جان پر جان چھڑکتی تھیں۔ اور ان کے ساتھ اپنی حقیقی ماؤں سے بھی بڑھ کر محبت کرتی تھیں۔ اور جب کوئی فکر کی بات پیش آتی تھی یا کسی امر میں مشورہ لینا ہوتا تھا تو حضرت اماں جان کے پاس دوڑی آتی تھیں۔ اس میں ذرہ بھر بھی شبہ نہیں کہ حضرت اماں جان کا مبارک وجود احمدی مستورات کے لئے ایک

باقی صفحہ 7 پر

رفقاءِ حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات

امتحان میں کامیابی اور اس کے متعلق ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عطاء الوحید باجوہ صاحب

کامیابی کی خبر

☆ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری فرماتے ہیں:-

حیات بقاپوری کے انگریزی ایڈیشن کی اشاعت کا خیال تھا- جس کا انگریزی ترجمہ مکرم ماسٹر محمد علی صاحب بی-اے-بی-ٹی نے کیا تھا- اس ترجمہ کے متعلق بعض بزرگان کی رائے تھی کہ چونکہ یہ کتاب یورپ و امریکہ میں بھیجنی ہے- اس لئے اگر اس ترجمہ پر مکرم اخوند عبدالقادر صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ نظر ثانی فرمالیں تو بہتر ہے- کیونکہ انہیں انگریزی میں اعلیٰ دسترس ہے- اتفاق سے اسی شام کے وقت اخوند صاحب موصوف میرے مکان پر تشریف لائے اور اپنے بیٹے کے متعلق فرمایا کہ اس سال اس نے بی- اے کا امتحان دینا ہے- اس کی اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے دعا فرمائیں- میں نے جان لیا کہ یہ تقریب اللہ تعالیٰ نے میری کتاب کے ترجمہ کی نظر ثانی کے لئے پیدا فرمائی ہے- اور وہ اپنے فضل و کرم سے اس کے لڑکے کو بھی کامیاب فرمائے گا- میں نے اخوند صاحب موصوف سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے لڑکے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ دعا کروں گا- لیکن میرا بھی ایک کام ہے- وہ آپ سرانجام فرمادیں اور بتایا- اس پر انہوں نے فرمایا- پرسوں آپ کی کتاب لے جاؤں گا- اور دعا کا نتیجہ بھی جو ظاہر ہوا سن جاؤں گا- میں نے دعا کی- اللہ تعالیٰ نے بندہ نوازی فرماتے ہوئے اطلاع دی- کہ ''وہ اعلیٰ نمبروں پر پاس ہو جائے گا''- دوسرے دن اخوند صاحب بھی آ گئے- انہیں یہ خوشخبری سنائی گئی- اور وہ خوش خوش میری کتاب بھی لے گئے- الحمدللہ نتیجہ نکلنے پر ان کا لڑکا کامیابی میں اول نمبر پر آیا- اور میری کتاب کا ترجمہ بھی شاندار طور پر مقبول ہوا- چنانچہ یہ کتاب جلسہ سالانہ 1956ء پر شائع ہوئی- اور زبان دانی کے لحاظ سے اس کی انگریزی ہائی نکلی- فالحمدللہ

(حیات بقاپوری حصہ سوئم صفحہ 121 تا 123)

پاس ہو جائے گا

2-5-57 کو عزیز محمد اشرف کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی- تو خواب میں مجھے بتایا گیا کہ پاس ہو جائے گا- چنانچہ وہ کامیاب ہو گیا-

(حیات بقاپوری حصہ سوئم صفحہ 124)

اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوگا

جون 1957ء کا واقعہ ہے کہ عزیز قاضی لئیق احمد کا خط نیروبی افریقہ سے آیا- کہ جولائی 1957ء میں میرا سالانہ امتحان ہونے والا ہے- خاص کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے- میں نے اس کے لئے متواتر کئی دنوں تک دعا کی- جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہوا- کہ لئیق احمد اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوگا- میں نے یہ خوش خبری اس کو لکھ کر بھیج دی- جو بروقت اسے مل گئی- بعد امتحان و ظہور نتیجہ اس کی طرف سے مندرجہ ذیل خط ملا

امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ بخیریت و عافیت سے ہوں گے- آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں امتحان میں کامیاب ہو گیا ہوں- آپ نے شروع میں ہی مجھے اپنی قبولیت دعا کی بشارت دے دی تھی- الحمدللہ- ثم الحمدللہ- کہ ایسا ہی ہوا- یہ دو سال کا کورس تھا- جو میں نے ایک سال میں ختم کرنے کی کوشش کی تھی- پھر میں دوران امتحان میں بعارضہ انفلوئنزا بیمار رہا- اس کے باوجود میرا پاس ہو جانا اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے جو سراسر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خاص توجہ اور آپ جیسے بزرگان کرام کی دعاؤں کے طفیل ہے-

(حیات بقاپوری حصہ سوئم ص 126 تا 128)

تمہارے مکان پر آ جائے تو کامیاب

چوہدری حمید اللہ خان صاحب کے لئے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی تھی- انہوں نے ایل-ایل-بی کا امتحان دیا تھا- اثناء دعا القاء ہوا- کہ ''اگر وہ تمہارے مکان پر آ جائے تو کامیاب ہو گیا''-

بات دراصل یہ تھی کہ 30 کی صبح کو جبکہ میں مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ کے مکان پر گیا تھا- اور چوہدری صاحب بھی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے- وہاں ہی آپ نے مجھے دعا کے لئے کہا- جس کا میں نے وعدہ کر لیا تھا- مگر الٰہی منشاء یہ تھا کہ انہیں میرے مکان پر آنا چاہئے چنانچہ اس کی اطلاع چوہدری صاحب کی ہمشیرہ کے ذریعہ انہیں بھجوادی- جس کے بعد وہ دو تین دفعہ میرے مکان پر آئے- 6 اگست کو نتیجہ نکلا- اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوہدری صاحب کامیاب رہے- فالحمدللہ

(حیات بقاپوری حصہ سوئم صفحہ 131)

بچی کامیاب ہو جائے گی

☆ مکرم حافظ عبدالرحمٰن بٹالوی حضرت مولوی شیر علی صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا معمول تھا کہ یونیورسٹی کے امتحانات جب شروع ہوتے تھے تو حضرت مولوی صاحب بلاناغہ روز تشریف لاتے- اور لڑکوں کی معیت میں نہایت الحاح سے دعا کرتے- پھر تمام لڑکے ہال میں داخل ہو جاتے- ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب دعا کر کے آ رہے تھے کہ ہائی سکول کے بورڈنگ کے قریب ملے- میں نے عرض کیا کہ حضور میری بچی حفیظۃ الرحمٰن نے ایف- اے فلاسفی کا امتحان دینا ہے- اس کے لئے دعا فرمائیں- تو وہ شفقت کا پیکر بغیر کچھ جواب دیئے میرے ساتھ ہو لیا- اور دوبارہ ہائی سکول کے برآمدہ میں پہنچ کر میری بچی کے لئے لمبی دعا کی- آپ پر خاص رقت کی کیفیت تھی- دعا کے بعد فرمایا کہ آپ کی بچی کامیاب ہو جائے گی- چنانچہ وہ فلاسفی میں ضلع گورداسپور بھر میں فرسٹ آئی-

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ص 234)

☆ مکرم عبدالمجید صاحب سیال حضرت مولانا شیر علی صاحب کا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

غالباً 1943ء کا ذکر ہے کہ مجھے میٹرک کے امتحان میں شریک ہونا تھا- لیکن 5-6 ماہ کا طویل عرصہ بے حد مصروف گزر جانے کے باعث میری ہمت جواب دے رہی تھی- اور میں عجیب قسم کی ذہنی پریشانی میں مبتلا تھا- ان دنوں میری رہائش ''بیت الظفر'' کوٹھی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (دارالانوار قادیان) میں تھی- اور حضرت مولوی صاحب Guest House میں ترجمۃ القرآن کا کام کرتے تھے- حضرت مولوی صاحب کے ساتھ قرابت نیز مہربانی و تلطف کے تعلق خاص کی وجہ سے ان کو میرے تمام حالات کا بخوبی علم تھا- آپ چاہتے تھے کہ میں میٹرک کے امتحان میں ضرور شریک ہوں- چنانچہ آپ کے ہمت دلانے پر میں نے لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ بھیج دیا- آپ نے مجھے تاکید فرمائی کہ جب پہلا پرچہ ہو جائے تو مجھے بتانا کیسا ہوا ہے- میں انشاء اللہ دعا کروں گا- تم بغیر کسی فکر کے دلجمعی کے ساتھ امتحان دیتے جاؤ- جب میں انگلش کا پرچہ دے کر آیا تو نہایت مایوسی کے لہجہ میں حضرت مولوی صاحب سے ذکر کیا کہ صرف دو چار نمبر کا پرچہ کر سکا ہوں-

آپ اس وقت اپنے گھر کے چبوترہ پر تشریف فرما تھے- میری کارگزاری سن کر مسکرائے- اور فرمایا میں نے تمہارے لئے خاص دعا کی ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ ''مجید کو کہو کہ پرچوں پر رول نمبر تو لکھ آئے- باقی ذمہ داری ہم لے لیں گے''- نیز یہ بھی فرمایا جب تک نتیجہ نہ نکلے اس بات کا کسی سے ذکر نہ کریں-

یہ حقیقت ہے کہ میرے تمام پرچے نہایت ہی خراب ہوئے تھے جن میں سے کسی ایک میں بھی کامیابی کی امید نہیں تھی- لیکن میری حیرانی کی حد نہ رہی جب میٹرک کا نتیجہ نکلا- تو میں 444 نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوا-

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ص 253، 254)

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری

اکتوبر 1899ء میں آپ نے ایف اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر دینے کا ارادہ کر لیا اور چھ ماہ میں نصاب کی بعض کتب پوری اور بعض قریباً نصف کتب کی تیاری کر لی- عربی نصاب بھی دیکھا- اس کی تیاری بھی آپ خود ہی کرتے تھے- کوئی پڑھانے والا نہ تھا- اس کا منظوم حصہ ایسا مشکل تھا کہ آپ کو سمجھ نہیں آتا تھا اور بوجہ نو احمدی ہونے کے زبان عربی سے زیادہ رابطہ بھی نہیں ہوا تھا- آپ نے جناب الٰہی میں گریہ وزاری سے دعا کی اے مولا کریم میں نو احمدی ہوں- اکثر لوگ نو واردوں سے نیک سلوک کرتے ہیں- عربی نصاب میں سے جو سوال آنا ہے مہربانی کر کے مجھے بتا دے چنانچہ خواب میں آپ کو وہ پرچہ دکھایا گیا- بعد بیداری آپ کو قافیہ کے الفاظ یاد رہ گئے چنانچہ آپ نے یہ حصہ اچھی طرح ازبر کر لیا بلکہ دیگر دوستوں کو بھی بتا دیا- بعد امتحان دعا کی کہ یا الٰہی! میری تیاری مکمل نہ تھی از راہ کرم مجھے کامیاب کر دے تو خواب میں آپ کو آواز آئی محمد خان افضل خان نتیجہ امتحان پھر دوسری مرتبہ الہام ہوا ''سبع معلقہ'' جس کا آپ نے حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا- حضور نے فرمایا تم پاس ہو جاؤ گے- مگر زیر تجویز رہ کر پاس ہو گے- کیوں کہ سال کا لفظ تکمیل کو چاہتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ زیر تجویز رہ کر ایف اے میں پاس ہو گئے-

امتحان کا نتیجہ لاہور سے حضرت مولوی نور الدین صاحب خود لے کر آئے تھے-

(رفقاء احمد جلد ہفتم ص 26)

ماخوذ

بیسویں صدی کی اہم جغرافیائی اور سیاسی تبدیلیاں

☆...... ہندوستان کے وائسرائے لارڈ کرزن نے 12 فروری 1901ء میں پنجاب کے شمال میں ایک نیا سرحدی صوبہ بنانے کا فیصلہ کیا تاکہ یہ صوبہ افغانستان کے ساتھ حد بندی کا کام انجام دے۔ اس صوبے کا نام "شمال مغربی سرحدی صوبہ" تجویز کیا گیا۔

☆......5 فروری 1904ء کو کیوبا نے امریکا کے تسلط سے آزادی حاصل کی۔ 1893ء میں جب کیوبا کے عوام نے اسپین کے تسلط کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو امریکا نے اس کی مدد کی تھی اور کیوبا کو آزادی دلا کر خود قبضہ کر لیا تھا۔

☆...... ناروے کے عوام ایک طویل عرصے سے سویڈن سے علیحدگی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ چنانچہ 7 جون 1905ء کو ناروے نے اتحاد توڑنے کا اعلان کر دیا۔ اس سلسلے میں 13 اگست 1905ء کو ایک ریفرنڈم منعقد ہوا جس میں ناروے کے 80 فیصد عوام نے سویڈن سے علیحدگی کے حق میں ووٹ دیا۔

☆...... 27 فروری 1908ء کو اوکلاہاما امریکا کی 46 ویں ریاست بنی۔

☆......5 اکتوبر 1908ء کو آسٹریا نے بوسنیا اور ہرزی گووینا کو اپنی ریاست میں شامل کر لیا۔

☆......7 دسمبر 1909ء کو شاہ برطانیہ کے ایک فرمان کے ذریعے جنوبی افریقہ کو خودمختار ریاست کی حیثیت دینے کا اعلان کر دیا گیا۔ یہ ریاست چار نوآبادیوں کو ملا کر بنائی گئی تھی۔

☆......8 مارچ 1910ء کو چین سے غلامی کے خاتمے کا اعلان ہوا۔

☆...... 29 دسمبر 1911ء کو ڈاکٹر سن یات سین جمہوریہ چین کے پہلے صدر منتخب ہوئے اور یوں چین سے دو ہزار سالہ بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا۔

☆...... 30 مارچ 1912ء کو مراکش کے سلطان مولائی حفیظ نے ایک معاہدے پر دستخط کر کے مراکش پر فرانس کا تسلط تسلیم کر لیا۔

☆......10 جولائی 1913ء کو ترکی اور بلغاریہ ارضی حد بندی پر متفق ہو گئے۔

☆...... 2 نومبر 1917ء کو برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ آرتھر بالفور نے وہ تاریخی اعلان کیا جو اس کے نام کی نسبت سے اعلان بالفور کہلاتا ہے۔ یہ اسی سازش کا پیش خیمہ تھا جو آگے چل کر عرب ممالک کے قلب میں اسرائیل کے نام سے ایک صیہونی ریاست کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔

☆......6 دسمبر 1913ء کو فن لینڈ نے آزادی کا اعلان کیا۔

☆...... یکم اکتوبر 1918ء کو شریف مکہ حسین کے بیٹے فیصل نے دمشق فتح کرنے کے بعد شام کی نئی ریاست قائم کرنے کا اعلان کیا، اور خود اس ریاست کا پہلا بادشاہ بن گیا۔

☆......6 دسمبر 1921ء کو برطانیہ اور آئرلینڈ کے بعض سیاسی رہنماؤں نے ایک معاہدے پر دستخط کیے جس کی رو سے شمالی آئرلینڈ کی چند کاؤنٹیوں کے علاوہ جنوب کی 26 کاؤنٹیاں آئرش فری اسٹیٹ کے نام سے آزاد ہو گئیں۔

☆ یکم نومبر 1922ء کو مصطفیٰ کمال پاشا نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے بعد مصطفیٰ کمال پاشا نے سلطنت عثمانیہ کے خاتمے اور ترکی کو جمہوریہ بنانے کا اعلان کر دیا۔

☆...... 30 دسمبر 1922ء کو دنیا کی پہلی اشتراکی جمہوریہ یونین آف سوویت سوشلسٹ ری پبلک کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ یہ فیڈریشن آف رشیا، بیلارس، یوکرین اور ٹرانس کاکیشین فیڈریشن کے انضمام سے عمل میں آئی۔

☆...... 25 مارچ 1924ء کو یونان کی پارلیمنٹ نے بادشاہ جارج دوم کی معزولی کے حق میں ایک قرارداد اکثریت سے منظور کر لی۔ یونان کو جمہوریت کی راہ پر گامزن کرنے کے اگلے مرحلے کا فیصلہ اہل یونان نے ایک ریفرنڈم کے ذریعے کیا اور یوں یونان سے بادشاہت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔

☆...... امیر عبدالعزیز نے طائف (حجاز) پر حملہ کر کے 5 ستمبر 1924ء کو اسے فتح کر لیا۔ عوام نے امیر عبدالعزیز کا ساتھ دیا اور شریف مکہ حسین نے حکومت سے دستبردار ہو کر اپنے بیٹے علی کو شاہ حجاز بنا دیا۔ مگر امیر عبدالعزیز کی بڑھتی ہوئی پیش قدمی کے باعث اسے بھی اپنا تخت چھوڑنا پڑا اور 13 اکتوبر 1924ء کو اس نے مکہ پر قبضہ کر لیا۔

☆...... یکم مئی 1925ء کو برطانیہ نے باضابطہ طور پر قبرص کو برطانوی کالونی کا درجہ عطا کر دیا۔

☆...... 8 جنوری 1926ء کو شاہ حجاز عبدالعزیز ابن سعود نے ایک خصوصی تقریب میں مملکت نجد و حجاز کے مکمل اختیارات سنبھالنے اور اس مملکت کا نام المملکۃ العربیۃ السعودیہ رکھنے کا اعلان کر دیا۔

☆ 23 مئی 1926ء کو فرانس نے لبنان کو آزاد کرنے کا اعلان کیا۔

☆......21 مارچ 1927ء کو جنرل چیانگ کائی شیک کی قیادت میں قوم پرستوں نے شنگھائی کو فتح کر لیا۔

☆......23 جون 1928ء کو جنرل چیانگ کائی شیک کی قیادت میں کومن تانگ آرمی نے چین کے دارالحکومت پیکنگ کو فتح کر لیا۔

☆......6 جنوری 1929ء کو سرب کروٹس اور سالوینز ریاست کے بادشاہ الیگزینڈر نے ملک کا آئین معطل کر کے جنرل جکو وچ کو ملک کا وزیر اعظم مقرر کر دیا، اس کے ساتھ ہی انہوں نے سرب کروٹس اور سلووینیا کو آپس میں ضم کر کے ایک نئی ریاست کے قیام کا اعلان کر دیا، جس کا نام یوگوسلاویہ رکھا گیا۔

☆...... 11 فروری 1929ء کو اٹلی کے رہنما مسولینی اور پاپائے اعظم پوپ پیوس یازدہم کے سیکرٹری آف اسٹیٹ نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے، جس کی رو سے پوپ کے صدر مقام ویٹیکن کو ایک علیحدہ ریاست کا درجہ دے دیا گیا۔

☆...... یکم اپریل 1937ء کو برما آزاد ہوا۔

☆...... 12 مارچ 38ء کو جرمنی نے آسٹریا پر قابض ہو کر اسے جرمنی کا ایک صوبہ بنا دیا۔

☆...... جون 1940ء کو فرانس دو حصوں میں تقسیم ہوا جس کے ایک حصے پر جرمنی اور دوسرے پر خود فرانس کا اقتدار تھا۔

☆......4 جون 1944ء کو روم آزاد ہوا۔ (جرمنی کے قبضے سے)

☆...... 25 اگست 1944ء کو پیرس آزاد ہوا۔ (جرمنی کے قبضے سے)

☆......11 مارچ 1945ء کو کمبوڈیا نے آزادی کا اعلان کیا۔

☆......13 اپریل 1945ء کو وی آنا، جرمنی کے قبضے سے آزاد ہوا۔

☆......13 اپریل 1945ء کو برلن پر اور 10 مئی کو پراگ پر روس کا قبضہ مکمل ہو گیا۔

☆......8 ستمبر 1945ء کو امریکا و برطانیہ نے کوریا کو آپس میں تقسیم کر لیا۔

☆...... 17 نومبر 1945ء کو انڈونیشیا ولندیزی تسلط سے آزاد ہوا۔

☆......13 دسمبر 1945ء کو شام اور لبنان نے آزادی کا اعلان کیا۔

☆...... 2 مارچ 1946ء کو ویتنام میں انتخابات منعقد ہوئے، جس کے نتیجے میں ہوچی منہ ویتنام کے صدر بن گئے۔

☆......11 جون 1946ء کو البانیہ آزاد ہوا۔

☆......14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

☆...... 15 اگست 1947ء کو ہندوستان آزاد ہوا۔

☆...... 4 جنوری 1948ء کو برما (میانمار) آزاد ہوا۔

☆......14 مئی 1948ء کو اسرائیل کے قیام کا اعلان کیا گیا۔

☆......25 فروری 1948ء کو کمیونسٹوں نے چیکوسلواکیہ کے اقتدار پر قبضہ کیا۔

☆...... 15 اگست 1948ء کو جنوبی کوریا جمہوریہ بن گیا۔

☆......9 ستمبر 1948ء کو شمالی کوریا جمہوریہ بنا۔

☆...... 24 مئی 1949ء کو فیڈرل ری پبلک آف جرمنی کا قیام عمل میں آیا۔ جو مغربی جرمنی کے نام سے مشہور ہوا۔

☆...... 19 جولائی 1949ء کو لاؤس آزاد ہوا۔

☆...... فرانس نے ویتنام کی آزادی کا اعلان کیا۔

☆...... 27 دسمبر 1949ء کو ولندیزیوں نے سوئیکارنو کو مکمل اقتدار تفویض کیا۔ اس سے قبل 17 اگست 1947ء کو جب انڈونیشیا آزاد ہوا تو ولندیزیوں نے اس پر دوبارہ قابض ہونے کی کوشش کی۔ مگر ناکامی سے دوچار ہو کر مکمل اختیار 1949ء میں صدر عبدالرحیم سوئیکارنو کے حوالے کیا۔

☆...... 7 فروری 1950ء کو ویت نام دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ایک حصے پر ہوچی منہ کی حکومت قائم ہوئی، جو شمالی ویتنام کہلایا جب کہ دوسرا حصہ جس پر شاہ باؤڈائی کا اقتدار قائم ہوا، جنوبی ویت نام کہلایا۔

☆...... اردن کے شاہ عبداللہ نے فلسطینی عرب علاقے کو اردن میں شامل کرنے کا اعلان 24 اپریل 1950ء کو کیا۔ یوں اردن کی نئی سلطنت کا باقاعدہ وجود عمل میں آیا۔ اردن کی نئی سلطنت میں شمالی یروشلم اور ہیبرون کا علاقہ شامل ہوا۔

☆...... لیبیا نے 24 دسمبر 1951ء کو آزادی حاصل کی۔ لیبیا دنیا کا واحد ملک ہے جس نے اقوام متحدہ کی سرپرستی اور حمایت سے آزادی حاصل کی۔ لیبیا اس سے قبل اٹلی کے زیر تسلط تھا۔

☆...... 28 اپریل 1951ء کو قوم پرست رہنما محمد مصدق ایران کے وزیر اعظم مقرر ہوئے جنہوں نے 3 مئی 1951ء کو برطانوی ملکیت

چلنے والی اینگلو ایرانیئس آئل کمپنی کو قومی تحویل میں لے لیا جس کے باعث امریکا کی ناپسند شخصیت قرار پائے اور صرف دو سال بعد 1953ء میں ایک خونی انقلاب کے ذریعے ان کا خاتمہ کر دیا گیا۔

☆...... 8/اکتوبر 1951ء کو مصر کے شاہ فاروق نے نہر سوئیز (جو 20 سال کے لئے برطانیہ کے زیر کنٹرول تھی) پر قبضہ کر لیا اس سے پہلے نہر سوئیز پر سوڈان کا کنٹرول تھا۔

☆...... مصر کی فوج نے 22-23 جولائی 1952ء کی درمیانی شب شاہ فاروق کا تختہ الٹ دیا۔ اس کے نتیجے میں ایک نئی حکومت قائم ہوئی، جس کے سربراہ جنرل محمد نجیب تھے مصر کا یہ انقلاب مشرق وسطیٰ کی تاریخ کا ایک نہایت اہم موڑ تھا۔ انقلاب کے اصل رہنما جمال ناصر تھے۔

☆...... 13/اگست 1953ء کو شہنشاہ ایران رضا شاہ پہلوی نے وزیر اعظم محمد مصدق کو ان کے عہدے سے برطرف کرنے کا اعلان کیا جس سے ایران میں خانہ جنگی کی فضا پیدا ہو گئی، فسادات پھوٹ پڑے اور شہنشاہ فرار ہو کر روم پہنچ گیا۔ مصدق کی پوزیشن مضبوط ہو گئی لیکن 18/اگست 1953ء کو فوج نے جنرل فضل اللہ کی قیادت میں بغاوت کر دی اور مصدق کو ان کے عہدے سے ہٹا دیا۔ 22/اگست 1953ء کو شہنشاہ ایران نے واپس پہنچ کر ملک کا نظم ونسق دوبارہ سنبھال لیا۔

☆...... 21 جولائی 1954ء کو جنیوا مذاکرات کے نتیجے میں ویت نام کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

☆...... 16 جولائی 1954ء کو فرانس نے مراکش میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔

☆...... 20 اگست 1954ء کو بھارت نے گوا کے تنازع کے باعث پرتگال سے تعلقات منقطع کر لئے۔

☆...... 1956ء میں افریقا کے تین اسلامی ممالک سوڈان، مراکش اور تیونس آزاد ہوئے۔

☆...... 6 مارچ 1957ء کو گھانا آزاد ہوا۔ گھانا دو برطانوی نوآبادیوں گولڈ کوسٹ اور ٹوگولینڈ پر مشتمل تھا۔

☆...... 30 اگست 1957ء کو ایشیا میں برطانیہ کی آخری نوآبادی ملایا آزاد ہوا۔ یوں اس ملک سے 170 سالہ غلامی کے دور کا خاتمہ ہوا۔

☆...... 1959ء میں امریکا کے نقشے میں دو ریاستیں، الاسکا اور ہوائی شامل ہوئیں۔ اس طرح امریکا کی ریاستوں کی تعداد 50 ہو گئی۔

☆...... 17 جنوری میں 1959ء کو سینیگال اور فرانسیسی سوڈان کے انضمام سے جمہوریہ مالی کا قیام عمل میں آیا۔

☆...... 16/اگست 1960ء کو چار برس کی گوریلا جنگ اور ایک برس کے مذاکرات کے بعد برطانوی نوآبادی قبرص کو آزادی نصیب ہوئی۔

☆...... یکم اکتوبر 1960ء کو افریقا کا سب سے گنجان آباد ملک اور برطانیہ کی سب سے بڑی نوآبادی نائیجیریا آزاد ہوا، جس کی آبادی تقریباً ساڑھے تین کروڑ پر مشتمل تھی۔

☆...... یکم جنوری 1960ء کو کیمرون آزاد ہوا۔

☆...... 12 جولائی 1960ء کو فرانس کانگو، چاڈ اور وسطی افریقا آزاد ہوئے۔

☆...... 28 اکتوبر 1960ء کو ماریطانیہ آزاد ہوا۔

☆...... 19 جون 1961ء کو عالم اسلام کا ایک چھوٹا مگر امیر ترین ملک کویت برطانیہ کے تسلط سے آزاد ہوا۔

☆...... یکم مئی 1961ء کو تانگانیکا کو آزادی حاصل ہوئی۔

☆...... 3 جولائی 1962ء کو فرانس کے صدر، جنرل چارلس ڈیگال نے الجزائر کی آزادی کی دستاویز پر دستخط کئے۔ یوں الجزائر سے فرانس کے 132 سالہ اقتدار کا خاتمہ ہوا۔

☆...... یکم جولائی 1962ء کو روانڈا اور برونڈی آزاد ریاستیں وجود میں آئیں۔

☆...... 9/اکتوبر 1962ء کو یوگنڈا برطانیہ سے آزاد ہوا۔

☆...... 12 دسمبر 1963ء کو ڈیوک آف ایڈنبرا پرنس فلپ نے ملکہ الزبتھ دوم کے نمائندے کے طور پر کینیا کی آزادی کی دستاویزات کینیا افریقن نیشنل یونین کے سربراہ جوموکینیاٹا کے حوالے کر دیں کینیا میں آزادی کی جدوجہد ساتویں عشرے کی دہائی کے اوائل میں شروع ہوئی تھی۔

☆...... 16 ستمبر 1963ء کو ملائیشیا کا قیام عمل میں آیا۔

☆...... یکم دسمبر 1963ء کو ناگالینڈ کو بھارت کی سولہویں ریاست کا درجہ دیا گیا۔

☆...... 7/اگست 1965ء کو ملائیشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن اور سنگاپور کے وزیر اعظم لی کوان جو نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے جس کے ذریعے ان کی دو سال قبل قائم ہونے والی فیڈریشن ختم ہو گئی اور سنگاپور ایک آزاد خود مختار ملک بن گیا۔

☆...... 11 نومبر 1965ء کو ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے رہوڈیشا کے وزیر اعظم ریان اسمتھ نے برطانیہ سے آزادی کا اعلان کر دیا۔

☆...... 16 دسمبر 1971ء کو پاکستان کا صوبہ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش کے نام سے ایک آزاد ملک بن گیا۔

☆...... 20 جنوری 72ء کو بھارت میں میگھالیہ اور اروناچل پردیش کے نام سے دو ریاستیں بنیں۔

☆...... اپریل 73ء کو بھارت نے سکم کی ریاست پر قبضہ کر لیا۔

☆...... یکم جون 73ء کو یونان جمہوریہ بنا۔

☆...... جولائی 74ء میں یونانی فوج نے قبرص پر قبضہ کر کے وہاں کے صدر کو جلاوطن کر دیا۔ بعد ازاں کچھ تبدیلیاں آنے سے نکوس سمپسن اپنے عہدے سے مستعفی ہوئے۔

☆...... 12 ستمبر 74ء ایتھوپیا کے آخری بادشاہ ہیل سلاسی کی حکومت کا اختتام ہوا۔

☆...... 8 دسمبر 74ء کو یونان میں بادشاہت کا خاتمہ ہوا۔

☆...... مارچ 75ء کو شمالی ویتنام کی فوجوں نے ہیو اور وانا تنگ کے شہر تسخیر کئے۔ بعد ازاں جنوبی ویتنام کے صدر کے فرار ہونے پر اپریل 75ء میں اشتراکی فوجیں جنوبی ویتنام کے صدر سائیگاؤں پہنچ گئیں۔ اور اس طرح شمالی وجنوبی ویتنام نے 30 اپریل کو متحد ہونے کا اعلان کیا۔

☆...... 13 فروری 75ء کو ترک قبرص نے آزادی کا اعلان کیا۔

☆...... 7 جنوری 79ء کو ویتنامی فوج نے کمبوڈیا کے دارالحکومت نوم پنہہ پر قبضہ کر کے پول پاٹ کی حکومت کا خاتمہ کیا۔

☆...... 26 اگست کو رہوڈیشیا کا نام بدل کر "زمبابوے" رکھا گیا۔

☆...... 30 جولائی 80ء کو اسرائیل نے یروشلم کو اپنا دارالحکومت قرار دیا۔

☆...... 13 دسمبر 1981ء کو پولینڈ میں مارشل لاء نافذ ہوا۔

☆...... 23 جولائی 1984ء کو سری لنکا میں 13 تامل چھاپہ ماروں کے قتل نے پورے سری لنکا کو ایک طویل خانہ جنگی کی آگ میں دھکیل دیا۔

☆...... 15 نومبر 1983ء کو ترک جمہوریہ شمالی قبرص کی آزادی کا اعلان ہوا، جسے سوائے ترکی کے کسی نے تسلیم نہیں کیا۔

☆...... یکم جنوری 1984ء کو مشرق بعید میں واقع عالم اسلام کی امیر ترین ریاست، برونائی دارالسلام نے آزادی کا اعلان کیا۔

☆...... 13 دسمبر 1988ء کو یاسر عرفات نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔

☆...... 22 دسمبر 88ء کو نمیبیا آزاد ہوا۔

☆...... 20 دسمبر 1989ء کو امریکا نے 25 ہزار فوجیوں کی مدد سے پانامہ پر چڑھائی کر کے پانامہ کے صدر جنرل نوریگا کو گرفتار کر لیا۔

☆...... 1945ء میں دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد دولخت ہو جانے والا جرمنی 13/اکتوبر 1990ء کو متحد ہو گیا۔ مارچ 1990ء میں مشرقی اور مغربی جرمنی کی حکومتوں کے درمیان اتحاد کے مسئلے پر مذاکرات کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد دونوں ممالک میں انتخابات ہوئے اور دونوں ممالک متحد ہونے پر متحد ہو گئے۔

☆...... 22 مئی 1990ء کو شمالی اور جنوبی یمن متحد ہو گئے۔

☆...... 1991ء کا پہلا ہفتہ سوویت یونین کے بکھرنے کا زمانہ تھا۔ ان دونوں ہفتوں میں نصف درجن سے زائد ریاستیں آزاد ہو گئیں۔ گورباچوف نے کمیونسٹ پارٹی کی سیکرٹری شپ سے استعفیٰ دے دیا۔

☆...... اپریل 1993ء میں اریٹیریا میں ایک ریفرنڈم منعقد ہوا جس میں عوام کی اکثریت نے اریٹیریا کو ایتھوپیا سے آزاد کرنے کے حق میں ووٹ دیا۔ یوں 24 مئی 1993ء کو اریٹیریا کی آزاد خود مختار مملکت کا قیام عمل میں آیا۔

☆...... چیکوسلواکیا کی مملکت 1918ء میں وجود میں آئی تھی۔ 31 دسمبر 1992ء کو چیکوسلواکیا کی مملکت ختم ہو گئی اور جنوری 1993ء کی صبح چیک اور سلوویک فیڈرل ری پبلک نامی دو ریاستیں دنیا کے نقشے پر ابھریں۔

☆...... فروری 1995ء میں افغانستان اور پاکستان کے دینی مدارس کے طلبہ کے ایک گروہ نے جنہیں طالبان کا نام دیا گیا، افغان حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا ستمبر 1996ء میں انہوں نے کابل پر قبضہ کر لیا اور 27 ستمبر 1996ء کو کابل میں اپنی چھ رکنی عبوری حکمران کونسل قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔

☆...... 30 جون اور یکم جولائی 1997ء کو برطانیہ نے ہانگ کانگ کا اقتدار دوبارہ چین کے حوالے کر دیا۔ برطانیہ نے اس خطے کو 1842ء میں اپنی نوآبادی کا درجہ دیا تھا اور 99 برس کے لئے لیز پر لیا تھا۔

☆...... 30 اگست 1999ء کو انڈونیشیا میں مشرقی تیمور میں استصواب رائے ہوا کہ انڈونیشیا کے ساتھ الحاق چاہتا ہے کہ نہیں۔ 95 فیصد عوام نے ووٹنگ میں حصہ لیا، اور اس طرح مشرقی تیمور انڈونیشیا سے علیحدہ ہو گیا۔

☆...... 19 دسمبر 1999ء کو پرتگال کا مکاؤ پر 442 سالہ قبضہ ختم ہو گیا اور چین نے مکاؤ کی عملداری دوبارہ سنبھال لی۔

(روزنامہ جنگ یکم جنوری 2000ء)

عالمی بیعت اور جنازہ میں اہالیان ربوہ کی شرکت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر ایم ٹی اے کے ذریعہ LIVE بیعت میں شرکت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نماز جنازہ ادا کرنے کیلئے ربوہ میں بیت اقصیٰ میں وسیع انتظام کیا گیا تھا۔ عورتوں نے اپنے اپنے گھروں میں ان پروگراموں میں شرکت کی۔

ہزاروں کی تعداد میں تشریف لانے والے احباب نے بیت اقصیٰ میں باوقار اور پرسکون انداز میں احمدیہ ٹیلی ویژن کی لائیو نشریات ملاحظہ کیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور حضور انور کا خطاب سنا۔

یہ اپنی نوعیت کی تاریخی تقریب تھی جس میں اہل ربوہ نے اسلام آباد ٹلفورڈ کے براہ راست پروگراموں میں ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے زمانی لحاظ سے بیک وقت شرکت کی۔ عالمی بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بیت اقصیٰ ربوہ میں مکرم ملک خالد مسعود صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ بعدہ نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں۔

بیت اقصیٰ کے اس پروگرام کے سلسلہ میں صدارت عمومی ربوہ اور خدام الاحمدیہ نے خصوصی انتظام کر رکھے تھے۔ الفضل سروے کے مطابق محلہ جات میں خدام ڈیوٹیوں پر مستعد موجود تھے، مختلف راستوں پر چھڑکاؤ کیا گیا تھا، موسم گرم ہونے کی وجہ سے راستوں پر پینے کا ٹھنڈا پانی مہیا کیا گیا تھا۔ سائیکل، موٹر سائیکل اور کاروں وغیرہ کیلئے الگ پارکنگ کا انتظام تھا۔

ربوہ کے انتظامات

19 اپریل 2003ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کی خبر ربوہ میں نماز عصر کے بعد انتہائی رنج اور دکھ کے ساتھ سنی گئی۔ ہر شخص اشکبار آنکھوں کے ساتھ دوسرے سے مل رہا تھا اور اپنے پیارے خلیفہ اور روحانی باپ کی جدائی کا افسوس کر رہا تھا۔ ربوہ بھر کی تمام دکانیں اور کاروباری مراکز فوری طور پر بند ہو گئے اور حضور انور کی تدفین تک مسلسل بند رہے۔ خدام ربوہ نے انتہائی مستعدی اور خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس موقع پر دن رات ڈیوٹی دے کر اپنی روایات کو زندہ کیا۔ ربوہ کے تمام راستوں، اہم جماعتی عمارات، محلہ جات اور پانچوں نمازوں کے اوقات میں بیوت الذکر میں خدام نے ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔ مختلف شفٹوں میں روزانہ دو ہزار سے زائد خدام حاضر رہے۔ اس کے علاوہ لوکل انجمن احمدیہ اور دفتر حفاظت مرکز کی طرف سے بھی ڈیوٹیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ربوہ کے تمام مرد اور خواتین نے احمدیہ ٹیلی ویژن کی براہ راست نشریات سے بھرپور استفادہ کیا۔ اپنے محبوب امام کا آخری دیدار کرنے اور مناظر کو دیکھنے کیلئے گھنٹوں ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کی خبر سن کر پاکستان سے متعدد غیر از جماعت معزز شخصیات اور دیگر مہمان ربوہ تشریف لائے۔ اس کے علاوہ کئی شخصیات نے ربوہ ٹیلی فون کے ذریعے بھی حضرت خلیفہ رابع کی وفات پر دکھ اور اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

بیرون ربوہ سے تشریف لانے والے مہمانان کے قیام وطعام کا انتظام دارالضیافت لنگر خانہ حضرت مسیح موعود میں کیا گیا تھا۔ تمام جماعتی اداروں کے گیسٹ ہاؤسز میں قیام وطعام کے انتظامات کئے گئے تھے۔

ربوہ اور اردگرد کے علاقوں سے 17 ہزار سے زائد افراد اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ بیت اقصیٰ کے ہال، صحن اور لان میں مختلف جگہوں پر متعدد ٹی وی سیٹ رکھے گئے تھے۔ 8 ملٹی میڈیا پروجیکٹرز کے ذریعے ٹیلی ویژن کی تصویر کو بڑا کر کے دکھایا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایم ٹی اے پاکستان اور مقامی کیبل نیٹ ورک کی ٹیموں نے بھرپور انتظامات کر کے احمدیہ ٹیلی ویژن کی LIVE نشریات کو احباب کیلئے سہولت سے پیش کیا۔

حضور!

حضور بزم سے یوں روٹھ جایا کرتے نہیں
نگاہِ یار سے دامن بچایا کرتے نہیں

حضور حدِ ادب ہے وگرنہ عرض کریں
کہ دل گرفتہ دلوں کو رُلایا کرتے نہیں

حضور گھر میں کوئی ہو نہ ہو ترے درویش
گدا ہیں ایسے کبھی دَر سے جایا کرتے نہیں

حضور وصل کے گل رنگ خواب ہوں جس میں
سفید پیرہن اس دل کو بھایا کرتے نہیں

حضور غم کی سیاہ رات ہو قبول جنہیں
وہ غم کا حال کسی کو سنایا کرتے نہیں

ترا وصال ترا وصل یار ہے جاناں
وگرنہ وقت وداع مسکرایا کرتے نہیں

مبشر احمد محمود

بقیہ صفحہ 3

بھاری ستون تھا بلکہ حق یہ ہے کہ ان کا وجود محبت اور شفقت کا ایک بلند اور مضبوط مینار تھا جس کے سایہ میں احمدی خواتین بے انداز راحت اور برکت اور ہمت پاتی تھیں۔

بلندی اخلاق

مگر غالباً حضرت اماں جان کے تقویٰ اور توکل اور دینداری اور اخلاق کی بلندی کا سب سے زیادہ شاندار مظاہرہ ذیل کے دو واقعات میں نظر آتا ہے جب حضرت مسیح موعود نے اپنے بعض اقرباء پر اتمام حجت کی غرض سے خدا سے علم پا کر محمدی بیگم والی پیشگوئی فرمائی تو اس وقت حضرت مسیح موعود نے ایک دن دیکھا کہ حضرت اماں جان علیحدگی میں نماز پڑھ کر بڑی گریہ وزاری اور سوز وگداز سے دعا فرما رہی ہیں کہ خدایا تو اس پیشگوئی کو اپنے فضل اور اپنی قدرت نمائی سے پورا فرما جب وہ دعا سے فارغ ہوئیں تو حضرت مسیح موعود نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم یہ دعا کر رہی تھی اور تم جانتی ہو کہ اس کے نتیجہ میں تم پر سوکن آتی ہے؟ حضرت اماں جان نے بے ساختہ فرمایا:۔

''خواہ کچھ ہو۔ مجھے اپنی تکلیف کی پرواہ نہیں۔ میری خوشی اسی میں ہے کہ خدا کے منہ کی بات اور آپ کی پیشگوئی پوری ہو''

دوست سوچیں اور غور کریں کہ یہ کس شان کا ایمان اور کس بلند اخلاق کا مظاہرہ اور کس تقویٰ کا مقام ہے کہ ''اپنی ذاتی راحت اور ذاتی خوشی کو کلیۃً قربان کر کے محض خدا کی رضا کو تلاش کیا جا رہا ہے!!!

پھر جب حضرت مسیح موعود کی وفات ہوئی (اور یہ میری آنکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے) اور آپ کے آخری سانس تھے تو حضرت اماں جان آپ کی چارپائی کے قریب فرش پر آ کر بیٹھ گئیں اور خدا سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ:۔

''خدایا یہ تو اب ہمیں چھوڑ رہے ہیں مگر تو ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا''

اللہ اللہ! خاوند کی وفات پر اور خاوند بھی ایسا جو گویا ظاہری لحاظ سے ان کی ساری قسمت کا بانی اور ان کی تمام راحت کا مرکز تھا توکل اور ایمان اور صبر کا یہ مقام دنیا کی بے مثال چیزوں میں سے ایک نہایت درخشاں نمونہ ہے۔

(الفضل 24 اپریل 1959)

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال

مرزا شاہد محمود صاحب دارالعلوم غربی صادق لکھتے ہیں میرے والد مکرم مرزا محمد اسلم صاحب ابن مکرم مرزا شہاب الدین صاحب مرحوم دارالعلوم غربی صادق مورخہ 19۔اپریل 2003ء بروز ہفتہ حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر 65 سال وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ اسی روز بعد نماز ظہر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم جمال الدین شمس صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے 3 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ 3 بیٹے ایک بیٹی غیر شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں داخل کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تقریب آمین

مکرمہ رضیہ درد عاطف صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کی پوتی ''حانیہ حامد'' بنت مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ احمدیہ مشن برکینا فاسو میں اس کی آمین کی تقریب مورخہ 29 مارچ 2003ء کو منعقد ہوئی مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مشنری انچارج برکینا فاسو نے بچی سے قرآن مجید سنا۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اس پر کما حقہ عمل کرنے والی نیک صالح زندگی عطا فرمائے آمین۔ دعا کے بعد حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

(i) الفضل کے نئے خریدار بنانا۔ (ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔ (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/700 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 FAX:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

With New Digital Technology
UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

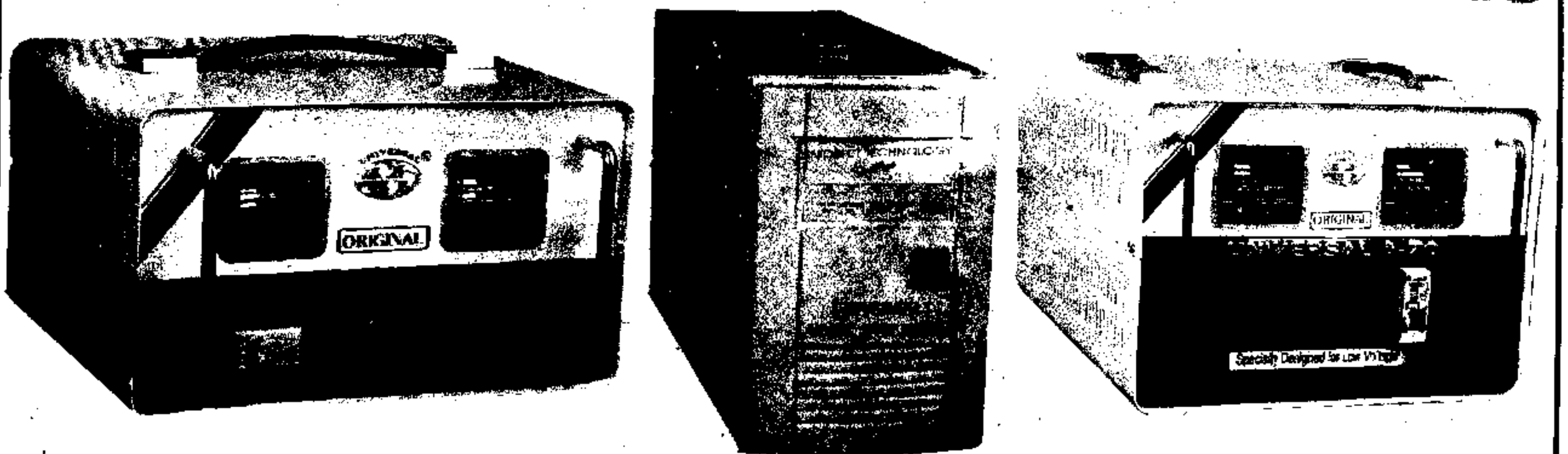

UNIVERSAL© TRADEMARK

Voltage Stabilizers/... for fridge, freezer computer, fax, dish ... photocopy machine air conditioned.
DC/AC Inverter UPS ... 500W, 650W, 1000W
® Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 (D) Design Regd:6439
Dealer:Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah

درخواست دعا

مکرم محمد جاوید بھٹی صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ کے سسر مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب صدر حلقہ کلیار ٹاؤن و سیکرٹری مال سرگودھا شہر مورخہ 15/ اپریل 2003ء بروز منگل سڑک کے ایک حادثہ میں ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے زیر علاج ہیں مولا کریم اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین۔ ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان شجر کاروبجی نیبل ڈائز کوکشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax.042-63681:4
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29